شہید اسلام علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ

سعید قاسم

ہمارا راستہ دوطرف جاتا ہوا ایک منزل پر پہنچتا ہے۔ یا سر بلند رکھو اور غازی بن کر جیو یا سر کٹا کر شہادت کی موت مرو۔"

یہ الفاظ علامہ احسان الٰہی ظہیر کے تھے جن کی وہ عملی تصویر بنے۔ حاجی ظہور الٰہی مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کے گھر پیدا ہونے والا احسان الٰہی نو سال کی عمر میں حافظ قرآن ہوا۔ جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ میں حافظ محمد گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے نامور اور جید عالم دین نے ان کی تربیت کی اور پھر علامہ مرحوم کو اپنی فرزندی میں لے لیا۔ مولانا ابوالبرکات مدراسی رحمۃ اللہ علیہ سے صحیح بخاری شریف پڑھ کر سند فراغت حاصل کی اور ۱۹۶۳ء میں علمی پیاس بجھانے کے لیے مدینہ طیبہ کی بین الاقوامی یونیورسٹی الجامعۃ الاسلامیہ میں داخلہ لیا۔ چار سال تک وہاں علم الحدیث والتفسیر میں کسب کمال کیا۔

علامہ احسان الٰہی مرحوم نے جامعہ سلفیہ اور مدینہ یونیورسٹی سے شہادت عالیہ کے علاوہ اردو' فارسی' اسلامیات' سیاسیات اور فلسفہ میں ماسٹر ڈگری حاصل کی اور ایم او ایل (قانون) کی سند بھی حاصل کی۔ یکم ستمبر ۱۹۶۷ء کو آپ مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے توسط سے مسجد چینیانوالی کے منبر و محراب کے وارث بنا دیئے گئے۔ دوران درس و تدریس آپ نے تصنیف و تالیف کا کام بھی جاری رکھا۔ مختلف اخبارات و رسائل میں مضامین لکھے۔ قادیانیوں کے بارے میں مشہور کتاب "القادنیہ" لکھی۔ مدینہ یونیورسٹی سے اس اعزاز کے ساتھ فارغ ہوئے کہ بانوے ممالک کے طلباء میں اول آئے۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ کو خداوند کریم نے شمار صفات و کمالات سے نوازا تھا۔ علامہ شہید رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں مشہور تھا کہ علم آپ رحمۃ اللہ علیہ ہاتھ کی گھڑی اور خطابت ہاتھ کی چھڑی ہیں۔ آپ کے خطاب کے دوران سامعین مسحور اور جذباتی ہو جاتے تھے۔

جس سے جگر لالہ میں ٹھنڈک ہو وہ شبنم
دریائیوں کے دل جس سے دہل جائیں' وہ طوفان

آپ کے خطاب سے متاثر ہو کر مبصر نے کہا تھا رعد کی کڑک' بادل کی گرج' ہوا کا جھونکا' بلبل کی چہک' سبزے کی لہک' آبشاروں کا بہاؤ' شاخوں کا جھکاؤ' طوفان کا جوش' سمندروں کا خروش' پہاڑوں کا عزم' صبا کی چال' اوس کا نام' چنبیلی کا پیرہن' تلوار کی چمک' کلی کا چٹک' بانسری کی دھن' حسن کا اغماض اور

کہکشاں کی مقفّٰی و مسجع عبارتیں جب انسانی لبادہ اوڑھتی ہیں تو علامہ احسان الٰہی ظہیر کا مرقع تیار ہوتا ہے۔

۱۹۷۷ء میں پتوکی کے حلقہ سے بطور ایم این اے الیکشن لڑا۔ حکمرانوں نے علامہ صاحب کے خلاف سرکاری امیدوار کو کامیاب کرانے کے لیے چھانگا مانگا کے پولنگ پر بیلٹ باکس بھرے۔ رات کی تاریکی میں علامہ احسان الٰہی ظہیر نے اپنے کارکنوں کے ہمراہ سراغ لگایا۔ اے سی چونیاں' رانا شوکت علی اس کی نگرانی کر رہے تھے۔ ''تاریخی دھاندلی'' دیکھتے ہوئے بی بی سی کے اس وقت کے نمائندہ ''مارک ٹیلی'' سے رابطہ کیا اور اسے صورتحال سے آگاہ کیا۔ بین الاقوامی میڈیا نے اس کی تفصیلات نشر کیں' اس انتخابات کے نتیجے میں تمام مذہبی سیاسی جماعتوں کے اتحاد سے تحریک نظام مصطفےٰ کا آغاز ہوا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ایک طاقتور ترین حکومت ریت کے ذروں کی طرح بکھر گئی۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمۃ اللہ علیہ جب بھی سعودی عرب جاتے اور مسجد نبوی میں حاضری ہوتی تو اللہ رب العزت کے حضور بڑی عاجزی سے دعا کرتے کہ یا اللہ مجھے شہادت کی موت نصیب فرما۔

اور پھر چشم فلک نے دیکھا کہ ۲۳ مارچ ۱۹۸۷ء کو دشمنانِ اسلام نے قلعہ چھمن سنگھ لاہور میں علامہ احسان الٰہی ظہیر کے خطاب کے دوران ''بم دھماکہ'' کیا۔ جس کے نتیجے میں علامہ حبیب الرحمٰن یزدانی' مولانا عبدالخالق قدوسی اور مولانا محمد خاں نجیب رحمۃ اللہ علیہم جیسے نابغہ روزگار علماء شہید ہوئے۔ علامہ صاحب کو شدید زخمی حالت میں ۲۸ مارچ کو ریاض ملٹری ہسپتال سعودی عرب میں منتقل کیا گیا۔ جہاں آپ ۳۰ مارچ ۱۹۸۷ء کو داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور جنت البقیع میں آپ کو دفن کیا گیا۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر کو شہادت بھی ملی اور جنت البقیع میں مدفن بھی نصیب ہوا۔ یہی ان کی خواہش تھی۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

اس طرح سیالکوٹ کی مردم خیز دھرتی پر جنم لینے والا علم و دانش اور فکر و عمل کا یہ آفتاب پوری آب و تاب سے تاریک دلوں میں علم و آگہی کا نور پھیلا رہا تھا کہ عین جوبن میں وادی بطحا کی جنت ارضی میں حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں ابدی نیند جا سویا۔ آج انیس سال بعد بھی عالم اسلام بالعموم اور حاملین کتاب وسنت اور بالخصوص اپنے محبوب قائد' جید عالم دین' ایک مایہ ناز محقق' بیسیوں کتابوں کے مصنف' دور اندیش مفکر اور دانشور' بالغ نظر اور محب وطن سیاستدان' توحید وسنت کے علمبردار اور حق و باطل میں تمیز کرنے والے قائد اور سالار کی یاد دلوں میں تازہ ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید کی خدمات پاکستان کی تاریخ کا ایک روشن حصہ ہیں۔ آپ کی خوبصورت اور پُر وقار شخصیت' بیک وقت جہاں باطل کے خلاف شمشیر برہنہ تھی' وہاں حق گوئی اور راست بازی کے لیے شفقت ومحبت اور خلوص ووفا کا حسین مرقع بھی۔

اللهم اغفرله وارحمه والحقه بالصالحين